ہفتہ وار رسالہ:186
WEEKLY BOOKLET:186

(امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ سنّت" سے لئے گئے مواد کی قسط)

ڈرائیور کی موت

صفحات 17

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ڈرائیور کی موت

دُعائے عطار: یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"ڈرائیور کی موت"** پڑھ یا سُن لے اُس کو ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے میں جلوۂ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں شہادت اور جنّتُ البقیع میں دفن ہونا نصیب فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

باکمال فرشتہ

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: بے شک اللہ کریم نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر (Grave) پر مُقَرَّر فرمایا ہے جِسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (مجمع الزوائد، 10 251 حدیث: 17291)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قَدَر بَخْتْوَر ہے کہ اُس کا نام مع وَلدِیت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نکتہ بھی اِنتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ مُنوَّر علٰی صاحِبِہَا الصلٰوۃُ وَالسَّلام پر حاضِر فِرِشتے کو اس قَدَر زیادہ قوّتِ سَماعت (یعنی سُننے کی طاقت) دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دھیمی آواز (Low Voice) بھی سُن لیتا ہے اور اسے عِلمِ غیب (Knowledge of Unseen) بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ

دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیتا ہے۔
جب خادِمِ دربارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قوتِ سَماعت اور علمِ غیب کا یہ حال ہے تو اپنی اُمت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **اختیارات** و علمِ غیب کی کیا شان ہو گی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذنِ اللہ (یعنی اللہ پاک کی اجازت سے) اِمداد فرمائیں گے!

میں قُرباں اِس ادائے دَستْ گیری پر　　　مِرے آقا مدد کو آگئے جب بھی پُکارا یارسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانا بھی عبادت ہے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! "کھانا" اللہ پاک کی بَہُت ہی پیاری نِعمت ہے، اِس میں ہمارے لئے طرح طرح کی لَذت بھی رکھی گئی ہے۔ اچھی اچّھی نیتوں کے ساتھ شریعت و سنّت کے مطابِق حلال کھانا کارِ ثواب ہے، مُفَسِّرِ قراٰن حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: "کھانا" بھی اللہ پاک کی عبادت ہے مومِن کیلئے۔ مزید فرماتے ہیں: دیکھو نکاح سنّتِ انبیاء علیھم السلام ہے مگر حضرتِ سیّدُنا یحیٰی عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے نکاح نہیں کیا مگر کھانا وہ سنّت ہے کہ اَز حضرتِ سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام تا حضرتِ سیّدُنا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب ہی نبیوں نے ضَرور کھایا۔ جو شخص بھوک ہڑتال(Hunger Strike) کر کے بھوک سے جان دیدے وہ حرام موت مرے گا۔ (تفسیر نعیمی، 51/8)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: کھانے والا شُکر گزار ویسا ہی ہے جیسا صَبر کرنے والا روزہ دار۔ (ترمذی، 4 219، حدیث: 2494)

لقمہ حلال کی فضیلت

ہم اگر اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت کے مطابق کھانا کھائیں تو اِس میں ہمارے لئے بَرَکتیں ہی بَرَکتیں ہیں۔

حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِحْیَاءُ الْعُلُوم کی دوسری جِلد میں ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا قَول نَقل کرتے ہیں: کہ مسلمان جب حَلال کھانے کا پہلا لُقمہ کھاتا ہے، اُس کے پہلے کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو شخص طَلَبِ حلال کیلئے رُسوائی کے مقام پر جاتا ہے اُس کے گناہ درخت کے پتّوں کی طرح جَھڑتے ہیں۔ (احیاء علوم الدین، 116/2)

کھانے کی نیت کس طرح کریں

کھاتے وَقت بھوک لگی ہونا سُنّت ہے۔ کھانے میں یہ نِیّت کیجئے کہ اللہ ربّ العزّت کی عِبادت پر قُوّت حاصِل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں۔ کھانے سے فَقَط لذّت مقصود نہ ہو۔ حضرتِ سیدُنا ابراہیم بن شیبان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے 80 برس سے کوئی بھی چیز فَقط لذّتِ نَفس کی غَرَض سے نہیں کھائی۔ (اِحیاءُ الْعُلوم، 5/2) کم کھانے کی نِیّت بھی کرے کہ عِبادت پر قُوّت حاصِل کرنے کی نِیّت جبھی سچّی ہوگی کیونکہ پیٹ بھر کے کھانے سے عِبادت میں اُلٹا رُکاوٹ پیدا ہوتی ہے! کم کھانا صحّت کیلئے مفید ہے ایسے شخص کو ڈاکٹر کی ضَرورت کم ہی پیش آتی ہے۔

کھانا کتنا کھانا چاہئے

اللہ پاک کے سچے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ صحّت نِشان ہے: آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند لقمے (Morsels) کافی ہیں جو اس کی

پیٹھ (Back) کو سیدھا رکھیں اگر ایسا نہ کرسکے تو تہائی (1/3) کھانے کیلئے تہائی پانی کیلئے اور ایک تِہائی سانس کیلئے ہو۔ (ابن ماجہ، 4/48، حدیث: 3349)

نیت کی اہمیت

بُخاری شریف کی سب سے پہلی حدیثِ پاک ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری، 1/5، حدیث: 1)

جو عمل اللہ پاک کی رِضا کیلئے کیا جائے اُس میں ثواب ملتا ہے، رِیا یعنی اگر دِکھاوے کیلئے کیا جائے تو وُہی عمل گناہ کا باعث بن جاتا ہے اور اگر کچھ بھی نیت نہ ہو تو نہ ثواب ملے نہ گناہ جبکہ وہ عمل فی نَفسہٖ مُباح (یعنی جائز) ہو۔ مَثَلاً کوئی حلال چیز جیسا کہ آئسکریم یا مٹھائی یا روٹی کھائی اور اس میں کچھ بھی نیت نہ کی تو نہ ثواب ہو گا نہ گناہ۔ البتّہ قِیامت میں حساب کا مُعامَلہ دَرپیش ہو گا جیسا کہ سرکارِ نامدار، دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے، حَلَالُھَا حِسَابٌ وَّ حَرَامُھَا عَذَابٌ یعنی اس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب۔ (فردوس بماثور الخطاب، 5/283، حدیث: 8192)

سرمہ کیوں ڈالا؟

اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمانِ عبرت نشان ہے: بے شک قِیامت کے دن آدمی سے اس کے ہر ہر کام حتّٰی کہ آنکھ کے سُرمے کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/31، حدیث: 14404)

لہٰذا عافیت (Safety) اسی میں ہے کہ اپنے ہر مُباح کام میں اچّھی اچّھی نیتیں شامل کرلی جائیں۔ چُنانچہ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں ہر کام میں نیت پسند کرتا ہوں حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے اور بیتُ الخَلاء میں داخِل ہونے کیلئے بھی۔ (احیاءُ العُلوم، 4/126)

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ عظیمُ الشان ہے: مسلمان کی نیّت (Intention) اسکے عمل سے بہتر ہے۔** (مُعجم کبیر، 185/6، حدیث: 5942) نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، زَبان سے کہنا شَرط نہیں بلکہ زَبان سے نیّت کے اَلفاظ کہے مگر دل میں نیّت موجود نہ ہوئی تو نیت ہی نہیں کہلائے گی اور ثواب نہیں ملے گا۔ کھانے کی 43 نیتیں پیشِ خدمت ہیں ان میں سے جو جو حسبِ حال ہوں اور ممکن ہوں کر لینی چاہئیں۔ یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ یہ نیتیں مکمّل نہیں، علمِ نیّت رکھنے والا اس کے ذَرِیعے اور بہُت ساری نیتیں نکال سکتا ہے۔ جتنی نیتیں زِیادہ ہونگی اُتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

کھانے کی 43 نیتیں

(1،2) کھانے سے قبل اور بعد کا وُضو کروں گا (یعنی ہاتھ مُنہ کا اگلا حصّہ دھوؤں گا اور کُلّیاں (Mouth-Rinse) کروں گا) (3) کھانا کھا کر عبادت (4) تِلاوت (5) والِدین کی خدمت (6) تحصیلِ عِلمِ دین (7) سنّتوں کی تربیت کی خاطِر مَدَنی قافِلے میں سفر (8) عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت (9) اُمورِ آخِرت اور (10) حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصِل کروں گا (یہ نیتیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے۔ خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جَنَم لیتی ہیں) (11) زمین پر (12) اِتّباعِ سنّت (Following Sunnah) میں دستر خوان پر (13) (چادر یا کرتے کے دامن کے ذَرِیعے) پردے میں پردہ کر کے (14) سنّت کے مطابِق بیٹھ کر (15) کھانے سے قبل بسم اللہ اور (16) دیگر دُعائیں پڑھ کر (17) تین انگلیوں سے (18) چھوٹے چھوٹے نِوالے بنا کر (19) اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا (20) ہر لقمہ پر یَاوَاجِدُ پڑھوں گا (یا ہر لقمہ کے خَتم پر اَلحمدُ لِلّٰہ اور ہر لقمہ کے آغاز پر یَاوَاجِدُ اور بِسمِ اللّٰہ)

(21)جو دانہ وغیرہ گر گیا اُٹھا کر کھالوں گا(22)روٹی کا ہر نِوالہ سالن کے برتن کے اوپر کرکے توڑوں گا(تاکہ روٹی کے ذرّات برتن ہی میں گریں)(23)ہڈّی اور گرم مَصالَحہ وغیرہ اچّھی طرح صاف کرنے اور چاٹنے کے بعد پھینکوں گا(24)بھوک سے کم کھاؤں گا۔ (25)آخِر میں سنّت کی ادائیگی کی نیت سے برتن اور(26)تین بار انگلیاں چاٹوں گا(27)کھانے کے برتن دھو پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا۔(28)جب تک دستر خوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وَقت تک بِلا ضَرورت نہیں اُٹھوں گا(کہ یہ بھی سنّت ہے) (29)کھانے کے بعد مع اول آخِر دُرُود شریف مسنون دعائیں پڑھوں گا(30)خِلال کروں گا۔

مِل کر کھانے کی مزید نیتیں

(31)دستر خوان پر اگر کوئی عالم یا بُزرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا(32)مسلمانوں کے قُرب کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا(33)ان کو بوٹی، کدّو شریف، کھُرچن اور پانی وغیرہ کی پیش کش کرکے اُن کا دل خوش کروں گا(کسی کی پلیٹ میں اپنے ہاتھ سے اٹھا کر ڈالدینا آداب کے خلاف ہے۔جو چیز ہم نے ڈالی ہو سکتا ہے اس وَقت اسے اِس کی خواہش نہ ہو)(34)اُن کے سامنے مسکرا کر صدقہ کا ثواب کماؤں گا(35)کسی کو مسکراتا دیکھ کر اِس کی مسنون دُعا پڑھوں گا(مسکراتا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا:اَضۡحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ یعنی اللہ پاک تجھے سدا ہنستا رکھے۔)(بخاری،4/403،حدیث:3294)(36)کھانے کی نیتیں اور (37)سنّتیں بتاؤں گا(38)موقع ملا تو کھانے سے قبل اور(39)بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا (40)غذا کا عمدہ حصّہ مَثَلاً بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا(تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے:جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے

حاجت ہو دوسرے کو دے دے اللہ اِسے بخش دے گا۔)(اتحاف السادۃ المتقین، 779/9)(41) ان کو خِلال اور (42) تین اُنگلیوں سے کھانے کی مشق کرنے کیلئے ربڑ بینڈ کا تحفہ پیش کروں گا (43) کھانے کے ہر لقمہ پر ہو سکا تو اس نیت کے ساتھ بلند آواز سے یاواجِدُ کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

کھانے کا وضو محتاجی دور کرتا ہے

حضور سید المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے: کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضُو کرنا مُحتاجی (Dependency) کو دُور کرتا ہے اور یہ مُرسَلِین علیہم السّلام کی سُنّتوں میں سے ہے۔(معجم اوسط، 231/5، حدیث: 7166)

کھانے کا وضو گھر میں بھلائی بڑھاتا ہے

اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اُس کے گھر میں خیر (یعنی بھلائی) زِیادہ کرے تو جب کھانا حاضِر کیا جائے، وُضُو کرے اور جب اُٹھایا جائے اُس وَقت بھی وُضُو کرے۔(ابن ماجہ، 9/4، حدیث: 3260)

کھانے کے وضو کی نیکیاں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیدتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کھانے سے پہلے وُضُو کرنا ایک نیکی اور کھانے کے بعد کرنا دو نیکیاں ہیں۔(جامع صغیر، ص574، حدیث: 9682)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! کھانے کے اوّل آخِر ہاتھ وغیرہ دھونے میں سستی نہیں کرنی چاہئے۔ خدا کی قسم! "**ایک نیکی**" کی اَصل حقیقت بروزِ قِیامت ہی پتا چلے گی کہ جب کسی کی صرف ایک ہی نیکی کم پڑ رہی ہوگی اور وہ اپنے عزیزوں سے صِرف ایک نیکی

کا سُوال کریگا مگر دینے کیلئے کوئی تیّار نہ ہو گا۔

شیطان سے حفاظت

دو جہاں کے سردار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، کھانے سے پہلے اور بعد وُضُو (یعنی ہاتھ منہ دھونا) رزق میں کُشادگی (Affluence) کرتا اور شیطان کو دُور کرتا ہے۔ (کنز العمال، 106/10، حدیث: 40755)

بیماریوں سے حفاظت کے نسخے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! کھانے کے وُضو سے مُراد نَماز والا وُضو نہیں بلکہ اِس میں دونوں ہاتھ گٹّوں تک اور منہ کا اگلا حصّہ دھونا اور کُلّی کرنا ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: توریت شریف میں دو بار ہاتھ دھونے کُلّی کرنے کا حکم تھا، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مگر یَہود نے صِرف بعد والا باقی رکھا، پہلے کا ذِکر مٹا دیا۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کُلّی کرنے کی ترغیب اِس لئے ہے کہ عُمُوماً کام کاج کی وجہ سے ہاتھ میلے، دانت میلے ہو جاتے ہیں، اور کھانے سے ہاتھ منہ چکنے ہو جاتے ہیں لہٰذا دونوں وَقت صفائی کی جائے۔ کھانا کھا کر کُلّی کرنے والا شخص اِن شاءَ اللّٰہ دانتوں کے مُوذی مرض پائِریا (Pyorrhea) سے محفوظ رہے گا، وُضُو میں مِسواک کا عادی دانتوں اور مِعدہ کے اَمراض سے بچا رہتا ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد پیشاب کرنے کی عادت ڈالو اِس سے گُردہ و مَثانہ کے اَمراض سے حفاظت ہوتی ہے۔ بَہُت مُجرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 32/6)

ڈرائیور کی پراسرار موت

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! یقیناً سُنّت میں عظمت ہے، جہاں سُنّت پر عمل کرنے

میں ثواب ملتا ہے وَہیں اِس کے دُنیوی فوائد بھی ہوتے ہیں۔ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو لینا سنّت ہے ۔مُنہ کا اگلا حصّہ دھونا اور کُلّی بھی کر لینا چاہیے۔ چُونکہ ہاتھوں سے جُدا جُدا کام کئے جاتے ہیں اور وہ مختلف چیزوں سے مَس ہوتے ہیں لہٰذا ان پر مَیل کُچیل اور کئی طرح کے جراثیم لگ جاتے ہیں۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے سے ان کی صَفائی ہو جاتی اور اِس سنّت کی بَرَکت کے سَبَب ہمیں کئی بیماریوں سے تحفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے۔ کھانے سے پہلے دھوئے ہوئے ہاتھ نہ پُونچھے جائیں کہ تولیہ وغیرہ کے جَراثیم ہاتھوں میں لگ سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے، ایک ٹرک ڈرائیور نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور کھانے کے فوراً بعد تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ دوسرے کئی لوگوں نے بھی اُس ہوٹل میں کھانا کھایا مگر انہیں کچھ بھی نہ ہوا۔ تحقیق شروع ہوئی، کسی نے بتایا کہ ڈرائیور نے کھانے سے قَبل ہوٹل کے قریب ٹرک کے ٹائر چیک کئے تھے، پھر ہاتھ دھوئے بِغیر اُس نے کھانا کھایا تھا۔ چُنانچہ ٹرک کے ٹائروں کو چیک کیا گیا تو اِنکشاف ہوا کہ پہیّے کے نیچے ایک زَہریلا سانپ کُچلا گیا تھا جس کا زَہر ٹائر پر پھیل گیا اور وہ ڈرائیور کے ہاتھوں پر لگ گیا، ہاتھ نہ دھونے کے سَبَب کھانے کے ساتھ وہ زَہر پیٹ میں چلا گیا جو کہ ڈرائیور کی فوری موت کا سَبَب بنا۔

اللہ کی رَحمت سے سُنّت میں شَرافت ہے ۔۔۔ سرکار کی سنّت میں ہم سب کی حفاظت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بازار میں کھانا

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بازار میں کھانا بُرا ہے۔ (جامع صغیر، ص184، حدیث:3073)

بہارِ شریعت کے مصنف، حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: راستے

اور بازار میں کھانا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ:16، ص19)

بازار کی روٹی

حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراہیم زَرنُوجی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: امامِ جلیل حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فَضل رَحمۃُ اللہِ علیہ نے دَورانِ تعلیم کبھی بھی بازار سے کھانا نہیں کھایا۔ اُن کے ابو جان ہر جُمُعہ کو اپنے گاؤں سے اُن کیلئے کھانا لے آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں بازار کی روٹی رکھی دیکھ کر سَخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحبزادے نے معذِرت کرتے ہوئے عَرض کی، ابّا جان! یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا میرا رفیق میری رِضا مندی کے بِغیر خرید کر لایا تھا۔ والِد صاحِب نے یہ سُن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا: اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جُرأت نہ ہوتی۔(تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِیْقُ التَّعَلُّمِ، ص67)

بازاری کھانا بے برکت ہوتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہ تقوے کا کس قَدَر خیال رکھتے تھے اور اپنی اولاد کی کیسی زبردست تربیّت فرماتے تھے کہ ہوٹل کی اور بازاری غِذائیں انہیں نہیں کھانے دیتے تھے۔ حضرتِ امام زَرنُوجی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر ممکِن ہو تو غیر مُفید اور بازاری کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ بازاری کھانا انسان کو خِیانت و گندگی کے قریب اور ذِکرِ خُداوندی سے دُور کر دیتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے کھانوں پر غُرَباء اور فُقَراء کی نظریں بھی پڑتی ہیں اور وہ اپنی غُربت و اِفلاس کی بِنا پر جب اس کھانے کو نہیں خرید سکتے تو دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یوں اس کھانے سے بَرَکت اُٹھ جاتی ہے۔(تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِیْقُ التَّعَلُّمِ، ص88)

ہوٹل میں کھانا کیسا؟

بازاروں میں ٹھیلوں اور بستوں وغیرہ پر طرح طرح کی چٹپٹی غذاؤں کے چٹخارے لینے والے اس سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ جب بازار میں کھانا بُرا ہے تو فلمی گیتوں کی دُھنوں میں ہوٹلوں کے اندر وَقت بے وَقت کھانا، چائے کی چُسکیاں لینا اور ٹھنڈے مشروبات پینا کس قدَر مَعیوب ہو گا! اگر گانے نہ بھی بج رہے ہوں تب بھی ہوٹلوں کا ماحول اکثر غفلتوں بھرا ہوتا ہے، ان میں جا کر بیٹھنا شُرَفاء اور باشرع حضرات کے شایانِ شان نہیں۔ لہٰذا ضَرورت ہو تب بھی خرید کر کسی محفوظ جگہ پر کھانے پینے ہی میں بھلائی ہے۔ ہاں جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔ مگر جب ہوٹل میں فلمیں ڈرامے یا گانے باجے کا سلسلہ ہو تو وہاں نہ جائے کہ جان بوجھ کر مُوسیقی کی آواز سننا گناہ ہے۔ چُنانچِہ

موسیقی کی آواز سے بچنا واجب

حضرتِ سیِّدُنا علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (لچکے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا (Clapping Hands)، سِتار کے تار بجانا، بَربَط (Oud)، سارنگی (Violin)، رَباب (Rebab)، بانسری (Flute)، قانون (ایک ساز کا نام)، جھانجھن، بِگل بجانا، مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بحرام) ہے کیونکہ یہ سب کُفّار کے شِعار (Tradition) ہیں، نیز بانسری اور (موسیقی کے) دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے۔ (ردُّالمُحتار، 566/9)

کانوں میں انگلیاں ڈالنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو کلامِ ربِّ کائنات، نعتِ شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور سنّتوں بھرے بیانات تو سنتے ہیں مگر فلمی گانوں

اور موسیقی کی آواز آنے پر بہ سبب خوفِ خداوندی نہ سننے کی پوری کوشش کرتے ہوئے کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے فوراً دُور ہٹ جاتے ہیں۔ چُنانچِہ (عظیم تابعی بزرگ) حضرتِ سیِّدُنا نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں بچپن میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں مِزمار (یعنی باجہ) بجانے کی آواز آنے لگی، ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں ڈال دیں اور راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے اور دُور جانے کے بعد پوچھا، نافع! آواز آرہی ہے؟ میں نے عرض کی، اب نہیں آرہی۔ تو کانوں سے انگلیاں نکالیں اور ارشاد فرمایا: ایک بار میں سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کہیں جا رہا تھا، سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی طرح کیا جو میں نے کیا۔ (ابو داود، 307/4، حدیث: 4924)

موسیقی کی آواز آتی ہو تو ہٹ جائیے

معلوم ہوا کہ جوں ہی مُوسیقی کی آواز آئے فوراً کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے دُور ہٹ جائے کیوں کہ اگر اُنگلیاں تو کانوں میں ڈال دِیں مگر وہیں کھڑے یا بیٹھے رہے یا معمولی سا پرے ہٹ گئے تو مُوسیقی کی آواز سے بچ نہیں سکیں گے۔ اُنگلیاں کانوں میں ڈال کر نہ سہی مگر کسی طرح بھی مُوسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشِش کرنا واجِب ہے۔ آہ! آہ! آہ! اب تو سیّاروں، طیّاروں، مکانوں، دکانوں، گلیوں بازاروں میں جس طرف بھی چلے جایئے مُوسیقی کی دُھنیں اور گانوں کی آوازیں سُنائی دیتی ہیں اور جو عاشقِ رسول کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر دُور ہٹ جائے، اُس کا مذاق اُڑے۔

وہ دور آیا کہ دیوانہ نبی کیلئے ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے ساتھ وابستگی سے

زندگی میں وہ وہ حیرت انگیز تبدیلیاں آتی ہیں کہ کئی بار اسلامی بھائیوں کو کہتے سنا گیا ہے کہ کاش! ہمیں بہُت پہلے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آ گیا ہوتا! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی بَرَکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار مُلاحَظہ فرمایئے۔ چُنانچِہ

گھر درس کی برکت کی حکایت

آکولہ (مہاراشٹر، ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا گھرانہ بدمذہبوں کے ساتھ تعلُّقات کے باعِث بد عملی کے ساتھ ساتھ بدعقیدَگی کی طرف بھی گامزَن تھا، ایک دن اُن کے گھر کے سب افراد ملکر T.V. دیکھنے میں مشغول تھے کہ اُن کا سترہ(17) سالہ چھوٹا بھائی جو کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتِماع میں آنے جانے لگا تھا، وہ T.V کی طرف پیٹھ کئے اُلٹا چلتا ہوا کمرہ میں داخِل ہوا اور اپنی کوئی چیز الماری سے نکال کر اِسی انداز پر واپس پلٹا۔ اِس کی یہ عجیب وغریب حَرَکت دیکھ کر وہ غصّے میں چیخے: کیا تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے جو آج یہ عجیب بچکانہ حَرَکت کر رہا ہے! وہ جوابی کاروائی کئے بِغیر دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ اُن کی امی جان نے خُلاصہ کیا، کہ اِس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ آئندہ T.V کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں! اِنہوں نے غصّہ کی وجہ سے چھوٹے بھائی سے بات چیت بند کر دی۔ اُس نے گھر میں سب کو اِکٹھّا کر کے فیضانِ سنّت کا درس جاری کر دیا۔ یہ اِس میں نہیں بیٹھتے تھے، ایک دن قریب ہو کر بیٹھ گئے کہ سُنوں تو سہی یہ دَرس میں کیا بتاتا ہے، سُنا تو بہُت اچھّا لگا، لہٰذا روزانہ گھر درس میں شریک ہونے لگے۔ رفتہ رفتہ اُن کے دِل کی سیاہی دُور ہونے لگی، حتّٰی کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں حاضِری دینے لگے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! عقل ٹھکانے آئی، بدمذہبوں کی صُحبت سے جان چُھٹی اور چہرے پر داڑھی سجائی نیز بدعقیدہ مُقرِّر کی گمراہ کُن کیسٹیں جو کہ شوق سے سنا کرتے

تھے، اب اِس کی جگہ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات سننے لگے۔

بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر اور اچھوں کے پاس آ کے پا مَدَنی ماحول
تمہیں لطف آ جائیگا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان کی حفاظت کا ذریعہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** گھر درس میں اہلِ خانہ کے ایمان کے تَحَفُّظ اور اصلاحِ اعمال کے اَسباب موجود ہیں۔ اِسی طرح اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی اَخلاقی اصلاح کیلئے فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ نیک کام کا رِسالہ پُر کرنے کی بھی سیٹنگ ہے اور اِس رسالے میں 23ویں اور 24ویں نمبر **"اِصلاحِ اعمال"** کے مطابِق ہر ایک کو روزانہ فیضانِ سنّت سے **"گھر دَرس"** اور مسجد دَرس دینے یا سننے کی ترغیب بھی موجود ہے۔ آپ سب کی خدمت میں گھر دَرس جاری کرنے کی اِلتجا ہے۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی
سعادت ملے درسِ فیضانِ سنّت کی روزانہ دو مرتبہ یا الٰہی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قبر کی روشنی

درس وبیان کے ثواب کا بھی کیا کہنا! حضرت علامہ جلالُ الدین سیوطی شافِعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **"شَرحُ الصُّدور"** میں نَقل کرتے ہیں، اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ،

میں بَھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ اُن کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔(حلیۃ الاولیاء،6 5، حدیث:7622)

قبریں جگمگا رہی ہوں گی

اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ سنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَاءَاللہ! اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافِلے میں سفر اور غور و فکر کر کے نیک کام کا رِسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلِّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی قُبور بھی اِن شاءَ اللہ حُضُور مُفیضُ النُّور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے نور کے صدقے نورٌ علیٰ نور ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے　　جلوہ فرما ہوگی جب طَلعت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص152)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر والوں کی اصلاح ضروری ہے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی اِصلاح ہم پر ضَروری ہے چُنانچِہ: پارہ 28 سُورۃُ التَّحرِیم کی آیت نمبر 6 میں ارشادِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ28، التحریم:6)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! گھر درس کے ذَرِیعے بھی اِس آیت کریمہ میں دیئے گئے حکم پر عمل ممکن ہو جائے گا۔ نیز اِس ضِمن میں مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرے رسائل پڑھنا پڑھانا اور سنّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرہ گھر میں چلانا بھی مُفید ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! سنّتوں بھرے رسائل، بیانات اور مدنی مذاکروں کے ذَرِیعے بھی کئی لوگوں کی اِصلاح کے واقِعات ملتے ہیں، چُنانچِہ

مکتبۃ المدینہ کے رسالے کی بہار

ضِلع بہاولپور (پنجاب، پاکستان) کا ایک اسلامی بھائی اسکول میں بُرے ماحول کے سبب فلموں کے جُنون کی حد تک شوقین ہو تھا، صرف فلمیں دیکھنے دوسرے شہروں مَثَلاً لاہور، اوکاڑہ وغیرہ حتّٰی کہ کراچی تک پہنچ جاتا۔ فلموں کے SEX APEAL مناظِر کی نُحوست کے باعِث مَعاذَ اللّٰہ بے پردہ لڑکیوں کا کالج تک پیچھا کرنا اور روزانہ داڑھی منڈانا اُس کی عادت تھی۔ نُحوست بالائے نُحوست یہ کہ اُس پر تھیٹر میں، سرکس اور موت کے کنویں کے اندر کام کرنے کا بھوت سُوار ہو گیا۔ اُس کے گھر والے انتہائی پریشان تھے۔ ایک دن ابو جان نے دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران سے بات کر کے عَلاقے کے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلے میں سفر پر بھیج دیا۔ آخِری دن امیرِ قافِلہ نے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ **"کالے بچھّو"** پڑھنے کو دیا، اُنہوں نے پڑھا تو کانپ اُٹھے۔ فوراً گناہوں سے توبہ کی اور چہرے پر ایک مُٹّھی داڑھی سجانے کی نیت کر لی۔ واپسی پر دعوتِ اسلامی کے ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور مکتبۃُ المدینہ کی جانِب سے جاری ہونے والے بیان جس کا نام **"ڈھل جائے گی یہ جوانی"** سنا تو اُس نے دل کی دُنیا ہی بدل کر رکھ دی! اَلحمدُ لِلّٰہ! وہ پابندی سے نَمازیں پڑھنے لگے اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام شروع کر دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر درس کے مدنی پھول

☆تمام اسلامی بھائی اپنے گھر والوں پر انفرادی کوشش کر کے گھر درس میں شِرکت کرنے کے لئے تیّار کریں، مگر اس کے لئے ضد نہ کی جائے کیونکہ بے جا ضد اور غصّے سے کام بگڑ جاتا ہے۔

☆گھر درس شروع کرنے کیلئے گھر کے اس فرد پر پہلے کوشش کیجئے، جسکے دل میں آپ کیلئے کچھ نَرم گوشہ ہو، اگر وہ شامل ہو جائے گا تو آہِستہ آہِستہ دوسرا بھی شامل ہو گا یوں تعداد بڑھتی جائے گی لیکن یہ مُعامَلہ صَبْر آزما ہے، اس میں صَبْر کا دامن تھامے رکھنا ہو گا۔

دعائے عطار: یااللہ پاک! مجھے اور جو گھر درس دیتے ہیں یا دیتی ہیں ان سب کو بلکہ ہم سب کو اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں جَنَّتُ الفردوس میں جگہ عطا فرما۔ **یااللہ پاک!** جو رہتی دنیا تک دعوتِ اسلامی سے وابستہ رہتے ہوئے گھر درس کی ترکیب کرتا رہے گا ان کے حق میں بھی میری یہ ٹُوٹی پُھوٹی دعا قبول کرلے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سنّت"
مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نبی کریم ، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جوشخص دسترخوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کھائے وہ فراخی کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔

(کنز العمال، ۱۵ / ۱۱۱، حدیث: ۴۰۸۱۵- فیضان سنت، ص262)

978-969-722-171-4
01082183

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net